4

طلب
(DEMAND)

4.1 طلب کا مفہوم (Meaning of Demand)

عام اصطلاح میں طلب کو آرزو یا خواہش کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن معاشیات میں طلب سے مراد محض آرزو یا خواہش نہیں بلکہ طلب سے مراد انسان کی ایسی خواہش ہے جس کی تکمیل کیلئے خواہش کرنے والے کے پاس قوت خرید یعنی روپیہ پیسہ موجود ہو ورنہ کسی شے کو حاصل کرنے کی آرزو یا خواہش طلب نہیں بن سکتی۔ مثال کے طور پر ہر ایسا شخص جس کے پاس کار خریدنے کی استطاعت نہ ہو اور وہ کار خریدنے کی خواہش یا آرزو کرتا ہے تو اس کی یہ خواہش یا آرزو ہرگز طلب نہیں بن سکتی جب تک کہ اس کے پاس قوت خرید یعنی روپیہ پیسہ نہ ہو۔ لہٰذا اس کی خواہش محض خواہش ہی رہے گی۔ اس لیے معاشیات میں کسی شے کی طلب کے لیے دو شرائط کا موجود ہونا ضروری ہے۔

(i) شے کو حاصل کرنے کا ارادہ اور آمادگی

(ii) شے کو حاصل کرنے کی استطاعت یا قوت خرید

طلب کے مفہوم کو سمجھنے کیلئے درج ذیل نکات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

-1 طلب اور قیمت میں گہرا تعلق ہے۔ لہٰذا کسی شے کی طلب، ہمیشہ ایک خاص قیمت کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔ جس کے بغیر ہم کسی شے کی طلب کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ مثلاً جب کسی شے کی قیمت کم ہوتی ہے تو اس شے کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا اگر شے کی قیمت معلوم نہ ہو تو شے کی خریدی جانے والی مقدار کے بارے میں اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طلب کسی شے کی وہ مقدار ہے جو ایک صارف خاص قیمت پر خریدنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

-2 طلب کا اندازہ ہمیشہ ایک خاص وقت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے کیونکہ کسی شے کی طلب ایک دن، ایک ہفتہ یا ایک ماہ کے لیے بھی کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا طلب سے مراد کسی شے کی وہ مقدار ہے جسے صارفین ایک خاص عرصہ وقت میں ایک خاص قیمت پر خریدنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

-3 طلب اور قیمت میں الٹ یا معکوس رشتہ پایا جاتا ہے یعنی جب کسی شے کی قیمت بڑھتی ہے تو اس شے کی طلب کم ہو جاتی ہے اور اسی طرح قیمت کم ہونے سے طلب بڑھ جاتی ہے۔

4.2 طلب کی اقسام (Kinds of Demand)

طلب کی اہم اقسام درج ذیل ہیں:

(i) ماخوذ طلب (Derived Demand)

بعض اشیا کی طلب دیگر اشیا کی طلب سے ماخوذ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر اشیا و خدمات کی مانگ میں اضافہ ہوتا ہے تو عاملین پیدائش (مثلاً محنت، سرمایہ، زمین اور ناظم) کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ یہی عاملین پیدائش اشیا و خدمات کو پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ عاملین پیدائش کی طلب اشیا و خدمات کی طلب سے ماخوذ ہے۔

(ii) تکمیلی طلب (Complementary Demand)

جب کسی ایک شے کا استعمال دوسری شے کی دستیابی پر منحصر ہو تو اسے تکمیلی طلب کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر کرکٹ بیٹ کے لیے بال کی دستیابی تکمیلی طلب کہلائے گی۔ اسی طرح قلم کے لیے دوات۔ کار کے لیے پیٹرول وغیرہ تکمیلی طلب کے زمرے میں آتے ہیں۔

(iii) مرکب طلب (Composite Demand)

جن اشیا کا استعمال ایک سے زیادہ ہو تو ان کی طلب مرکب طلب کہلاتی ہے۔ مثلاً بجلی، کوئلہ، لکڑی اور گیس وغیرہ کو کئی استعمالات میں لایا جاتا ہے۔ اس لیے ان اشیا کی طلب مرکب کہلائے گی۔

(iv) نعم البدل اشیا کی طلب (Demand for Substitute Goods)

بعض اشیا کی طلب نعم البدل سے پوری کی جاسکتی ہے۔ جیسے پیاس لگی ہو تو پیاس بجھانے کے لیے سادہ پانی یا کوئی مشروب استعمال کیا جاسکتا ہے۔

4.3 قانونِ طلب (Law of Demand)

قانون طلب دیگر معاشی قوانین کی طرح لوگوں کے مجموعی رجحانات کو بیان کرتا ہے کہ جب کسی شے کی قیمت گرتی ہے تو لوگ اس شے کو زیادہ خریدتے ہیں اور قیمت بڑھ جانے پر شے کی طلب کم ہوجاتی ہے، گویا قیمت اور طلب میں معکوس رشتہ پایا جاتا ہے۔ قیمت اور طلب کے اسی باہمی رشتے کو قانون طلب کا نام دیا جاتا ہے۔

"Other things remaining the same, when price of a commodity rises, the demand for the commodity falls, inversely when price of a commodity falls the demand for it rises."

''باقی حالات بدستور رہتے ہوئے کسی شے کی قیمت میں اضافہ سے اس شے کی طلب کم ہوجاتی ہے اور قیمت میں کمی سے طلب بڑھ جاتی ہے''۔

پروفیسر فرگوسن (Professor Furguson) کے مطابق:

''کسی شے کی قیمت اور طلب میں معکوس رشتہ پایا جاتا ہے یعنی طلب میں تبدیلی، قیمت میں تبدیلی کے الٹ ہوتی ہے بشرطیکہ لوگوں کی آمدنی اور متبادل اشیا کی قیمتیں نہ بدلیں''۔

قانون طلب کی وضاحت بذریعہ گوشوارہ اور ڈائیگرام

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار طلب (کلوگرام میں)
25	2
20	4
15	6
10	8
5	10

مذکورہ بالا گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ جب چینی کی قیمت 25 روپے فی کلوگرام ہے تو لوگ صرف 2 کلوگرام چینی خریدتے ہیں لیکن جیسے جیسے چینی کی قیمت کم ہوتی جارہی ہے چینی کی طلب میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ڈائیگرام میں مقداری قدریں اس بات کی نشاندہی کررہی ہیں کہ جب کسی شے کی قیمت کم ہوتی ہے تو اس شے کی طلب بڑھ جاتی ہے اور قیمت کے بڑھ جانے سے طلب کم ہوجاتی ہے۔

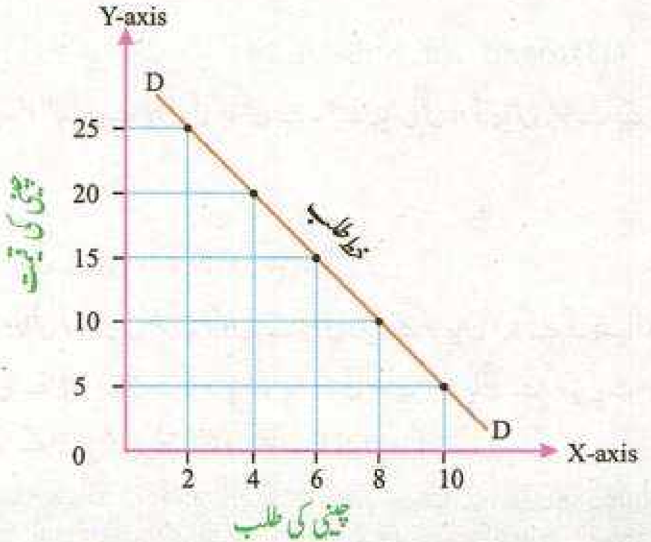

ڈائیگرام میں X-axis پر طلب اور Y-axis پر قیمت ظاہر کی گئی ہے۔گوشوارے سے ظاہر ہے کہ چینی کی قیمت 25 روپے فی کلوگرام ہوتی ہے تو لوگ دو کلوگرام چینی خریدتے ہیں۔لیکن جیسے جیسے چینی کی قیمت میں کمی آرہی ہے چینی کی طلب بڑھتی چلی

جاتی ہے۔ اس طرح چینی کی قیمت اور طلب کے ملاپ سے خط طلب DD حاصل ہو جاتا ہے جو بائیں سے دائیں طرف حرکت کرتا ہے یعنی اس خط کا جھکاؤ منفی ہے۔

منڈی یا اجتماعی طلب کا گوشوارہ

منڈی کی طلب سے مراد شے کی وہ کل مقدار ہے جو مختلف صارفین اشیا کی مختلف قیمتوں پر خریدتے ہیں۔ لہٰذا کسی شے کی مختلف قیمتوں پر مختلف صارفین کی مجموعی طلب کو گوشوارہ کی صورت میں ظاہر کرنے کو مجموعی طلب یا منڈی کی طلب کا گوشوارہ کہتے ہیں۔

منڈی کا گوشوارہ

چینی کی قیمت (روپوں میں)	انفرادی طلب (کلوگرام)			مجموعی طلب (کلوگرام میں)
	صارف A	صارف B	صارف C	
25	6	4	2	12
20	8	6	4	18
15	10	8	6	24
10	12	10	8	30
5	14	12	10	36

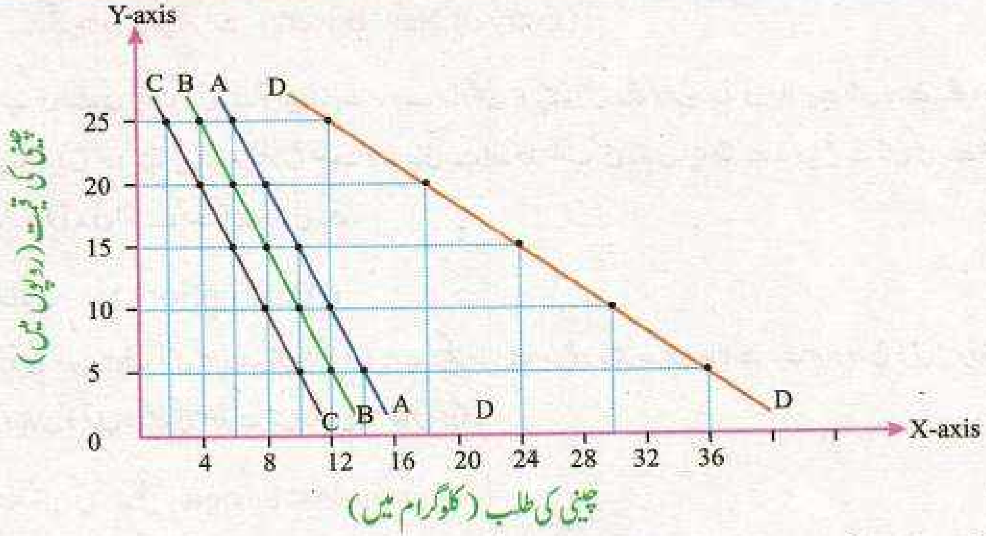

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر کہ جب چینی کی قیمت میں کمی کا رجحان ہو تو صارفین کی چینی کے لیے طلب بڑھتی چلی جارہی ہے۔ ڈائیگرام میں CC، BB اور AA خطوط مختلف صارفین کی انفرادی طلب کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جبکہ خط DD تینوں صارفین کی مجموعی طلب کو ظاہر کر رہا ہے اور اس خط کا رجحان بھی خط طلب کی طرح منفی جھکاؤ رکھتا ہے جو اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ قانون طلب کا اطلاق انفرادی اور اجتماعی طلب پر ایک جیسا ہوتا ہے۔

خط طلب کا جھکاؤ منفی ہونے کی وجوہات
(Reasons for Negative Slope of Demand Curve)

خط طلب اوپر سے نیچے اور بائیں سے دائیں طرف بڑھتا جاتا ہے جس کی بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں۔

(i) قیمت کا اثر (Price Effect)

جب کسی شے کی قیمت گرتی ہے تو صارفین کی قوت خرید بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے وہ زیادہ اشیا خریدنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔اس طرح خط طلب بائیں سے دائیں طرف حرکت کرتا ہے۔

(ii) استبدالی اثر (Substitution Effect)

جب مطلوبہ شے کی قیمت کم ہوتی ہے اور اس شے کے نعم البدل (استبدالی اثر کے تحت) کی قیمت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی تو لوگ نعم البدل کو چھوڑ کر مطلوبہ سستی شے کی طلب بڑھا دیتے ہیں۔ اس طرح خط طلب بائیں سے دائیں طرف حرکت کرتا ہے۔

(iii) نئے خریداروں کی شرکت (Entry of New Buyers)

جب کسی شے کی قیمت گرتی ہے تو ایسے بہت سارے صارفین جو پہلے اس شے کو خریدنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے وہ اس شے کو خریدنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح طلب بڑھ جاتی ہے اور خط طلب منفی رجحان اپنالیتا ہے۔ گویا قیمت میں کمی سے لوگوں کی قوت خرید (آمدنی اثر کے تحت) بڑھ جاتی ہے۔

مفروضات (Assumptions)

قانون طلب صرف اُسی صورت میں لاگو ہوگا جب دیگر حالات بدستور رہیں۔ ان حالات سے مراد درج ذیل مفروضات ہیں جن کو جوں کا توں رکھنے کی صورت میں قانون کا اطلاق ہوگا۔

(i) صارفین کی آمدنی (Consumers' Income)

قانون طلب کے اطلاق کے لیے ضروری ہے کہ صارفین کی آمدنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی کیونکہ اگر صارفین کی آمدنی میں اضافہ ہوجائے اور اشیا کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو صارفین اشیا کی طلب بڑھا سکتے ہیں۔ اسی طرح آمدنی میں کمی کی صورت میں اشیا کی طلب بھی کم ہوجائے گی حالانکہ اشیا کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا قانون غلط ثابت ہوجائے گا۔ اس لیے قانون کے اطلاق کے لیے فرض کیا جاتا ہے کہ صارفین کی آمدنی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔

(ii) پسند اور فیشن (Liking and Fashion)

کئی اشیا کی طلب پر پسند اور فیشن میں تبدیلی کی وجہ سے بھی براہ راست اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی شے کو صارفین پسند کرنے لگیں اور وہ چیز فیشن میں شامل ہوجائے تو ایسی شے کی قیمت میں اضافے کے باوجود اس شے کی طلب میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ مثلاً اگر رنگ دار بال رکھنے کا فیشن آجائے تو بالوں کو رنگ دینے کیلئے استعمال میں آنے والی تمام اشیا کی طلب بڑھ جائے گی حالانکہ ان کی قیمتوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اس لیے قانون طلب کے اطلاق کے لیے ضروری ہے کہ پسند اور فیشن میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔

(iii) آبادی میں اضافہ (Increase in Population)

شرح افزائش آبادی میں تبدیلی سے بعض اشیا کی طلب کم و بیش ہوتی رہتی ہے حالانکہ ان اشیا کی قیمت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر آبادی میں اضافہ ہوجائے تو اشیائے صارفین (مثلاً دودھ، اناج، چاول اور کپڑا وغیرہ) کی طلب میں اضافہ ہوجاتا ہے حالانکہ ان اشیا کی قیمتیں کم نہیں ہوتیں۔ اس لیے قانون کے اطلاق کے لیے شرح افزائش آبادی کو معین فرض کیا جاتا ہے۔

(iv) متبادل اشیا کی قیمتیں (Prices of Substitute Goods)

اشیا ایک دوسرے کا نعم البدل ہوتی ہیں مثلاً چائے اور کافی، اگر کبھی ان میں سے کسی ایک شے کی قیمت میں اضافہ ہوجائے تو دوسری شے کی طلب میں یقیناً اضافہ ہوجائے گا۔ مثلاً اگر بکرے کے گوشت کی قیمت میں اضافہ ہوجائے تو لوگ مرغی کے گوشت کی طلب بڑھا دیتے ہیں۔ حالانکہ مرغی کے گوشت کی قیمت میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ اس لیے قانون کو درست ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ متبادل شے کی قیمت میں تبدیلی واقع نہ ہو۔

(v) مستقبل میں شے کی قیمت (Expected Future Price of a Goods)

قانون کی درستگی کے لیے فرض کیا گیا ہے کہ مستقبل میں کسی شے کی قیمت میں کمی یا اضافہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر صارفین کو باوثوق ذرائع سے یہ پتہ چل جائے کہ آئندہ تیل کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہونے والا ہے تو صارفین فوری طور پر تیل کی طلب بڑھا دیتے ہیں حالانکہ اس کی موجودہ قیمت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہوتی۔

(vi) صارف کی ذہنی کیفیت (Attitude of a Consumer)

قانون کی درستگی کے لیے فرض کیا گیا ہے کہ صارف کی ذہنی کیفیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی کیونکہ اگر کسی شے کی قیمت گر جائے اور شے کا استعمال صارف کے لیے مضر قرار دے دیا جائے تو قیمت میں کمی کے باوجود اس شے کی طلب میں اضافہ نہیں ہوگا۔

مستثنیات (Limitations)

جن حالات میں قانون طلب لاگو نہیں ہوتا انہیں قانونِ طلب کی مستثنیات یا حد بندیاں کہتے ہیں۔ یہ حد بندیاں درج ذیل ہیں۔

(i) گھٹیا اشیا (Inferior Goods)

قانون طلب کا اطلاق گھٹیا اشیا پر نہیں ہوتا مثلاً گندم کے مقابلے میں جوار، تازہ پھلوں کے مقابلے میں گلے سڑے پھل وغیرہ ان تمام اشیا کی قیمتوں میں کمی کے باوجود ان کی طلب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(ii) قیمتی اشیا (Precious Goods)

ایسی اشیا جنہیں لوگ اپنی حیثیت کے لیے امتیازی نشان کے طور پر یا دولت کے دکھاوے کے لیے خریدتے ہیں ان پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا مثلاً اگر ہیرے جواہرات کی قیمتوں میں خواہ کتنا ہی اضافہ کیوں نہ ہو جائے قیمتی چیزوں کو خریدنے والے ان کی طلب میں کمی نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر سبقت لے جانے کے لیے پہلے سے زیادہ خریدتے ہیں۔

(iii) ذخیرہ اندوزی (Hoarding)

بعض اوقات ذخیرہ اندوزی یا وقتی قلت کی وجہ سے عام اشیا منڈی میں دستیاب نہیں ہوتیں۔ اس لیے صارفین ایسی اشیا کی قلت کے پیش نظر استعمال میں لانے کے لیے ان کو زیادہ قیمت پر بھی زیادہ خریدنے پر تیار ہوتے ہیں۔ اس لیے ان حالات میں قانون طلب کا اطلاق نہیں ہوتا۔

(iv) لاعلمی (Ignorance)

بعض اوقات محض لاعلمی کے باعث لوگ زیادہ قیمت پر زیادہ اشیا خرید لیتے ہیں اور کم قیمت پر کم اشیا طلب کرتے ہیں۔ اس لیے ان حالات میں قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔

4.4 طلب میں تبدیلیاں (Changes in Demand)

قانون طلب کی رو سے جب کسی شے کی قیمت میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو دوسری طرف شے کی طلب میں بھی تبدیلی واقع ہوجاتی ہے۔ یعنی جب کسی شے کی قیمت کم ہوتی ہے تو اس شے کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ اسے معاشی اصطلاح میں طلب کا پھیلنا (Extension in Demand) کہتے ہیں اور قیمت میں اضافے سے طلب میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ جسے طلب کا سکڑنا (Contraction in Demand) کہتے ہیں۔ بسا اوقات طلب میں اضافہ یا کمی قیمت کے باعث نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے ہوتی ہے۔ یعنی صارف کی آمدنی، فیشن، آبادی، موسم میں تبدیلی کے باعث، تو ایسی تبدیلی کو طلب کا بڑھنا یا گھٹنا

(Rise or Fall in Demand) کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب شے کی قیمت جوں کی توں رہے لیکن طلب میں اضافہ یا کمی دیگر وجوہات کی بنا پر ہو تو ایسی تبدیلی کو طلب کا بڑھنا یا گھٹنا کہتے ہیں۔ طلب میں دو طرح کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

(i) طلب کا پھیلنا اور سکڑنا (Extension and Contraction in Demand)

قانون طلب کی رو سے جب کسی شے کی قیمت کم ہوتی ہے تو اس کی طلب بڑھ جاتی ہے جسے طلب کا پھیلنا کہتے ہیں اور جب قیمت زیادہ ہو تو طلب کم ہوجاتی ہے جسے طلب کا سکڑنا کہتے ہیں۔ طلب کے پھیلنے اور سکڑنے کی صورتوں میں خط طلب وہی رہتا ہے۔ لہٰذا طلب کے پھیلنے اور سکڑنے کو خط کے ایک نقطے سے دوسرے نقطے پر واضح کرتے ہیں۔ اس لیے اسے خط طلب پر حرکت (Movement along the demand curve) کا نام دیا جاتا ہے۔

طلب کے پھیلنے اور سکڑنے کی وضاحت بذریعہ گوشوارہ اور ڈائیگرام

گوشوارہ

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار طلب (کلوگرام)
25	2
20	4
15	6
10	8
5	10

گوشوارے سے ظاہر ہے کہ جب چینی کی قیمت 25 روپے فی کلوگرام سے گر کر 5 روپے فی کلوگرام تک پہنچتی ہے تو مقدار طلب میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ طلب میں اضافے کے اس رجحان کو طلب کا پھیلنا کہتے ہیں۔ جبکہ قیمت میں اضافے کے ساتھ طلب میں کمی کا رجحان طلب کے سکڑنے کی نشاندہی کرتا ہے۔

طلب کے پھیلنے اور سکڑنے کی بذریعہ ڈائیگرام وضاحت۔

ڈائیگرام میں X محور کے ساتھ مقدار طلب اور Y محور کے ساتھ قیمت کی پیائش کی گئی ہے۔

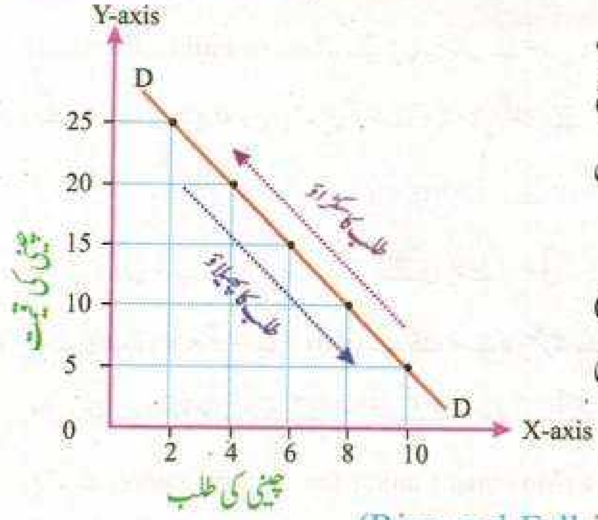

خط طلب DD پر تیر کے نشان دائیں سے بائیں طلب کے سکڑنے اور بائیں سے دائیں طلب کے پھیلنے کو واضح کرتے ہیں یعنی جب شے کی قیمت کم ہوتی ہے تو طلب پھیل جاتی ہے اور قیمت بڑھ جانے پر طلب سکڑ جاتی ہے۔

DD خط پر حرکت کو مقدارِ طلب میں تبدیلی (Change in Quantity Demanded) کا نام دیا جاتا ہے۔ کیونکہ شے کی قیمت تبدیل ہوئی ہے لیکن دیگر عوامل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

(ii) طلب کا چڑھنا اور گرنا (Rise and Fall in Demand)

جب طلب میں تبدیلی قیمت کی بجائے دیگر عوامل مثلاً فیشن، آمدنی، آبادی، موسم، نعم البدل اشیا کی قیمتوں میں تبدیلی کی وجہ سے ہو تو اسے طلب کا چڑھنا اور گرنا کہتے ہیں۔ طلب کے چڑھنے اور گرنے کو طلب کے تغیرات (Changes in Demand) کہتے ہیں۔ کیونکہ صارفین ایک ہی قیمت پر کسی شے کی کم یا زیادہ مقدار دیگر عوامل کی وجہ سے خریدنے لگتے ہیں۔ طلب میں تغیرات کے اسی رجحان کا دوسرا نام خط طلب کی منتقلی (Shift in Demand Curve) بھی ہے۔ جس کی وضاحت درج ذیل تبدیلیوں سے کی جاسکتی ہے۔

ا۔ طلب کا بڑھنا یا چڑھنا (Rise in Demand)

جب کسی شے کی طلب میں اضافہ قیمت کی بجائے دیگر عوامل مثلاً موسم، فیشن، آمدنی وغیرہ میں تبدیلی کے باعث ہو تو اسے طلب کا بڑھنا یا چڑھنا کہتے ہیں۔ طلب کے بڑھنے کی صورت میں ایک ہی قیمت پر شے کی پہلے کی نسبت زیادہ مقدار خریدی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر گوشوارہ میں جب آئس کریم کی قیمت 4 روپے فی لیٹر ہوتی ہے تو لوگ گرمیوں میں آئس کریم کی مقدار سردیوں کی نسبت زیادہ خریدتے ہیں۔ کیونکہ آئس کریم کا استعمال گرمیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

گوشوارہ

آئس کریم کی قیمت (روپوں میں)	طلب (سردیوں میں)	طلب (گرمیوں میں)
2	15	20
4	10	15
6	5	10

گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ صارفین موسم گرما میں آئس کریم کی طلب پہلی ہی قیمت پر بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ موسم گرما میں آئس کریم کا استعمال موسم سرما کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

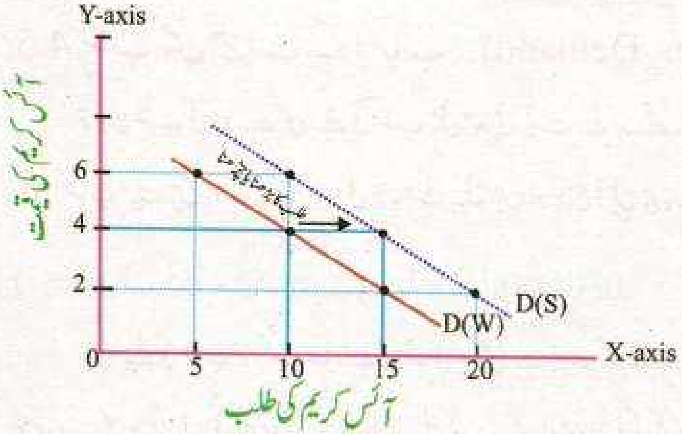

ڈائیگرام میں D(W) خط طلب موسم سرما اور D(S) خطِ طلب موسم گرما میں آئس کریم کی طلب کی نشاندہی کر رہا ہے۔ ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ صارفین ایک ہی قیمت 4 روپے فی لیٹر کے حساب سے موسم گرما میں آئس کریم کی طلب بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ موسم گرما میں آئس کریم زیادہ استعمال ہوتی ہے۔

ب۔ طلب کا گھٹنا یا گرنا (Fall in Demand)

جب کسی شے کی طلب میں کمی قیمت کی بجائے دیگر عوامل مثلاً آمدنی، فیشن، موسم وغیرہ میں تبدیلی کے باعث ہو تو اسے طلب کا گھٹنا کہتے ہیں۔ طلب کے گھٹنے کی صورت میں ایک ہی قیمت پر شے کی مقدار پہلے کی نسبت کم خریدی جاتی ہے۔ مثال کے طور گوشوارہ میں جب آئس کریم کی قیمت 4 روپے فی لیٹر ہوتی ہے تو لوگ سردیوں میں آئس کریم کی مقدار گرمیوں کی نسبت کم خریدتے ہیں۔ کیونکہ آئس کریم کا استعمال سردیوں میں کم ہو جاتا ہے۔

گوشوارہ

آئس کریم کی قیمت (روپوں میں)	طلب (گرمیوں میں)	طلب (سردیوں میں)
2	20	15
4	15	10
6	10	5

گوشوارہ سے واضح ہے کہ صارفین موسم سرما میں آئس کریم کی طلب کم کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موسم سرما میں صارفین آئس کریم کا استعمال کم کرتے ہیں۔

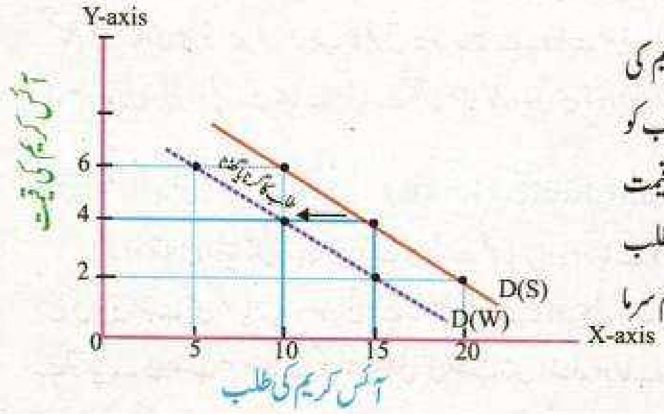

ڈائیگرام میں D(S) خط موسم گرما میں آئس کریم کی طلب اور D(W) خط موسم سرما میں آئس کریم کی طلب کو ظاہر کر رہا ہے۔ ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ ایک ہی قیمت یعنی 4 روپے فی لیٹر کے حساب سے آئس کریم کی طلب سردیوں میں کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ موسم سرما میں صارفین آئس کریم کی طلب کم کر دیتے ہیں۔

4.5 طلب میں تغیرات کے اسباب (Causes of Changes in Demand)

قانون طلب کی رو سے کسی شے کی طلب میں تبدیلی قیمت کے بدلنے سے ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں قیمت کے علاوہ اور کئی اسباب ایسے ہیں جو طلب میں تبدیلی کا باعث بنتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(i) صارف کی آمدنی (Consumer's Income)

کسی شے کی طلب کا انحصار صارف کی آمدنی پر بھی ہے کیونکہ اگر صارف کی آمدنی بڑھ جائے تو یقیناً صارف اشیا کی طلب بڑھا دے گا اور اگر آمدنی کم ہوجائے تو صارف کم قیمت کے باوجود اشیا کی کم مقدار خریدنے پر مجبور ہوتا ہے۔

(ii) فیشن میں تبدیلی (Change in Fashion)

جب بھی فیشن میں تبدیلی آتی ہے تو اشیا کی طلب بھی تبدیل ہوجاتی ہے۔ مثلاً اگر لمبے بال رکھنے کا رواج آجائے تو بالوں کو رنگ کرنے میں استعمال ہونے والی تمام اشیا کی طلب بڑھ جاتی ہے جب کہ ان کی قیمت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر کسی شے کا رواج نہ رہے تو اس شے کی طلب کم ہوجاتی ہے۔

(iii) آبادی میں تبدیلی (Change in Population)

آبادی میں اضافہ یا کمی کی وجہ سے بھی طلب میں اضافہ یا کمی ہوجاتی ہے مثلاً اگر آبادی بڑھ جائے تو ان اشیا مثلاً لباس، دودھ، فیڈرز وغیرہ کی طلب بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ آبادی میں کمی کی صورت میں اشیا کی طلب کم ہوجاتی ہے خواہ قیمت میں کمی بھی واقع ہوجائے۔

(iv) تقسیمِ دولت (Distribution of Wealth)

اگر دولت کی مساوی تقسیم ہو تو تمام لوگوں کی قوت خرید بہتر ہوجاتی ہے اور اشیا کی طلب بھی بڑھ جاتی ہے لیکن اگر دولت کی تقسیم غیر مساوی ہو تو امیر اور غریب کا فرق بڑھ جاتا ہے۔ دولت صرف امیروں تک محدود ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اشیائے ضرورت مثلاً گندم، چاول، کپڑا وغیرہ کی بجائے اشیائے تعیش مثلاً کار، وی سی آر، ایئر کنڈیشنر وغیرہ کی طلب میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

(v) نعم البدل اشیا کی قیمتیں (Prices of Substitute Goods)

اگر دو متبادل اشیا میں سے کسی ایک کی قیمت کم یا زیادہ ہوجائے تو وہ اپنے نعم البدل کی طلب کو تو متاثر کرتی ہی ہے لیکن اس کی اپنی طلب بھی کم یا زیادہ ہوجاتی ہے۔ مثلاً اگر چائے اور کافی ایک دوسرے کا نعم البدل ہیں اور چائے کی قیمت زیادہ ہوجاتی ہے تو چائے کی طلب کم ہوجائے گی لیکن کافی کی طلب میں اضافہ ہوجائے گا حالانکہ کافی کی قیمت کم نہیں ہوئی ہے۔

(vi) موسم میں تبدیلی (Change in Season)

موسم بدل جانے سے بھی اشیا کی طلب متاثر ہوتی ہے۔ مثلاً موسم گرما میں برف اور آئس کریم کی طلب قیمت میں تبدیلی کے بغیر ہی زیادہ ہوجاتی ہے۔ جبکہ موسم سرما میں گرم کپڑوں کی طلب بڑھ جاتی ہے حالانکہ ان کی قیمت کم نہیں ہوئی ہوتی۔

(vii) تکمیلی اشیا کی طلب (Demand of Complementary Goods)

بعض اشیا کی طلب تکمیلی ہوتی ہے اس لیے اگر ایک شے کی طلب بڑھ جائے تو دوسری تکمیلی شے کی طلب بھی بڑھ جاتی ہے مثلاً کار اور پیٹرول تکمیلی طلب کے زمرے میں آتے ہیں اس لیے اگر کار کی طلب بڑھ جائے تو یقیناً پیٹرول کی طلب بھی بڑھ جاتی ہے بے شک پیٹرول کی قیمت زیادہ ہی کیوں نہ ہوجائے۔

(viii) تجارتی حالات (Trade Conditions)

اگر تجارتی حالات سازگار ہوں تو لوگوں کی آمدنیاں روزگار کی وجہ سے بڑھ جاتی ہیں اور اشیا کی طلب بھی بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ کساد بازاری (کاروباری بُرے حالات) کے حالات میں آمدنی میں کمی کی وجہ سے اشیا کی طلب بھی کم ہوجاتی ہے۔

(ix) بچت میں تبدیلی (Change in Savings)

اگر لوگوں کے اندر بچت کرنے کا جذبہ بڑھ جائے تو ان کا اشیائے ضرورت پر خرچ بھی کم ہوجاتا ہے اور اشیائے ضرورت کی طلب کم ہوجاتی ہے۔ اس طرح رقوم پس انداز نہ کرنے کی صورت میں اشیائے ضرورت پر خرچ بڑھنے سے طلب بھی بڑھ جاتی ہے۔

(x) مقدار زر میں تبدیلی (Change in Quantity of Money)

اگر ملک میں زر کی گردش تیز ہوجائے اور لوگوں کے پاس زیادہ پیسہ آجائے تو قیمتوں کے بڑھنے کے باوجود اشیا کی طلب کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برعکس زر کی رسد میں کمی کے باعث اشیا کی طلب کم ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اشیا کو خریدنے کے لیے لوگوں کے پاس زر کم ہو جاتا ہے۔

4.6 طلب کی لچک (Elasticity of Demand)

قانون طلب کے مطابق شے کی قیمت اور طلب میں معکوس رشتہ پایا جاتا ہے یعنی اگر کسی شے کی قیمت کم ہوجائے تو طلب بڑھ جاتی ہے اور اس کے برعکس قیمت زیادہ ہونے سے طلب کم ہوجاتی ہے لیکن یہاں مقدار طلب میں اضافہ یا کمی ضروری نہیں ہے کہ قیمت میں تبدیلی کے تناسب سے ہو۔ کیونکہ بسا اوقات قیمت میں تھوڑی سی کمی سے طلب کئی گناہ بڑھ جاتی ہے یا معمولی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ یہ کمی یا بیشی ایک خاص صفت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس صفت کا نام عام اصطلاح میں طلب کی لچک

ہے۔ اس لیے اگر کسی شے کی طلب میں لچک نہ ہو تو پھر قیمت میں تبدیلی سے طلب پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ پس کسی شے کی طلب کے لیے اس شے کی قیمت میں تبدیلی کا اثر قبول کرنے کی صفت کو طلب کی لچک کہا جاتا ہے۔

معاشیات میں طلب کی لچک سے مراد

"کسی شے کی طلب میں تبدیلی کی وہ شرح لی جاتی ہے، جو اس کی قیمت تبدیل ہونے پر رونما ہوتی ہے"۔

پس طلب کی لچک کسی شے کی قیمت میں تبدیلی کے باعث اس کی طلب میں پیدا ہونے والے ردعمل کی شرح یا نسبت کو ظاہر کرتی ہے۔

طلب کی لچک کی پیمائش (Measurement of Elasticity of Demand)

چونکہ طلب کی لچک ایک اصطلاحی صفت کا نام ہے اس لیے ہمارے پاس کوئی ایسا پیمانہ یا آلہ نہیں جس کی مدد سے ہم طلب میں تبدیلی کے اثر کی پیمائش کر سکیں۔ لیکن الفرڈ مارشل نے طلب کی لچک کی پیمائش کے لیے اکائی کا پیمانہ (Unity Method) پیش کیا جس کو معیاری پیمانہ مانتے ہوئے طلب کی لچک کی پیمائش درج ذیل طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

(الف) فی صد طریقہ (Percentage Method)

اس طریقے کے مطابق کسی شے کی قیمت میں تبدیلی کے اثر کو طلب میں رونما ہونے والی تبدیلی کے اثر سے دیکھتے ہیں کہ آیا مقدارِ طلب میں ہونے والی فی صد تبدیلی قیمت میں رونما ہونے والی تبدیلی کی نسبت زیادہ ہے یا کم یا یکساں نوعیت کی ہے۔

لہٰذا

$$\text{طلب کی لچک} = \frac{\text{مقدارِ طلب میں فی صد تبدیلی}}{\text{قیمت میں فی صد تبدیلی}}$$

فی صد طریقہ کے تحت طلب کی لچک کی پیمائش درج ذیل طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

(1) طلب کی لچک اکائی کے برابر ($E_d = 1$)

جب طلب میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کے تناسب کے برابر ہو تو طلب کی لچک اکائی کے برابر ہوتی ہے۔ یعنی قیمت میں 100 فی صد اضافہ یا کمی سے طلب میں 100 فی صد کمی یا اضافہ واقع ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل گوشوارہ اور ڈائیگرام سے کی جاسکتی ہے۔

گوشوارہ

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدارِ طلب (کلوگرام)	مقدار میں فی صد تبدیلی	قیمت میں فی صد تبدیلی
20	10		
10	20	100	100

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ طلب میں ہونے والی تبدیلی قیمت کی تبدیلی کے تناسب کے برابر ہے یعنی جب قیمت 100 فی صد گر کر 10 روپے فی کلوگرام ہوتی ہے تو طلب میں 100 فی صد اضافہ یعنی 20 کلوگرام کے برابر ہوجاتا ہے۔

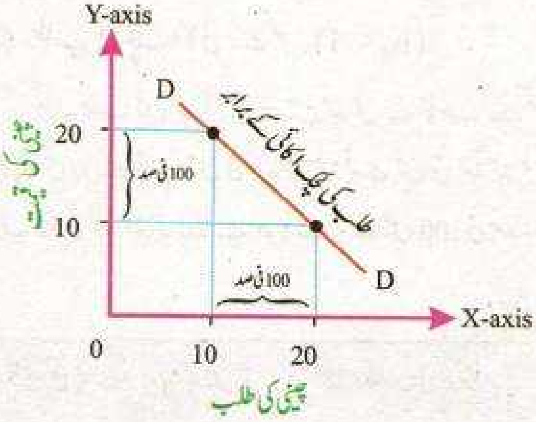

(2) طلب کی لچک اکائی سے زیادہ $(E_d > 1)$

جب طلب میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کے تناسب سے زیادہ ہو تو طلب کی لچک اکائی سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے اگر طلب میں فی صد تبدیلی قیمت کی فی صد تبدیلی سے زیادہ ہو تو طلب کی لچک اکائی سے زیادہ ہوگی۔ یعنی قیمت میں 100 فی صد کمی سے طلب میں 200 فی صد اضافہ ہوجاتا ہے اور قیمت میں 100 فی صد اضافے سے طلب میں 200 فی صد کمی واقع ہوجاتی ہے جیسا کہ گوشوارہ اور ڈائیگرام سے واضح ہے۔

طلب کی لچک اکائی سے زیادہ کی گوشوارہ اور ڈائیگرام سے وضاحت

گوشوارہ

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار طلب (کلوگرام)	مقدار میں فی صد تبدیلی	قیمت میں فی صد تبدیلی
20	10		
10	30	200	100

ڈائیگرام اور گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ طلب میں ہونے والی تبدیلی قیمت میں ہونے والی تبدیلی سے کہیں زیادہ ہے۔ قیمت میں 100 فی صد کمی سے طلب میں 200 فی صد اضافہ واقع ہوجاتا ہے اور قیمت میں 100 فی صد اضافہ سے طلب میں 200 فی صد کمی ہوجاتی ہے۔

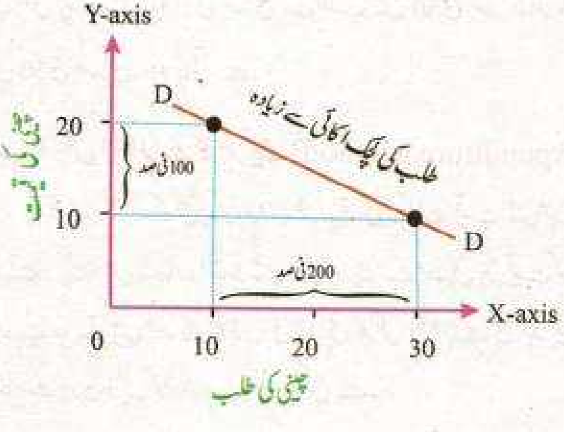

(3) طلب کی لچک اکائی سے کم $(E_d < 1)$

جب طلب میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کے تناسب سے کم ہو تو طلب کی لچک اکائی سے کم ہوتی ہے۔ اس لیے فی صد طریقے کی رو سے طلب میں فی صد تبدیلی قیمت میں فی صد تبدیلی سے کم ہوتی ہے یعنی قیمت میں 100 فی صد کمی سے طلب میں صرف 50 فی صد اضافہ ہوتا ہے اور جب قیمت میں 100 فی صد اضافہ سے طلب میں 50 فی صد کمی واقع ہو جاتی ہے۔

گوشوارہ

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار طلب (کلوگرام)	مقدار میں فی صد تبدیلی	قیمت میں فی صد تبدیلی
20	10		
10	15	50	100

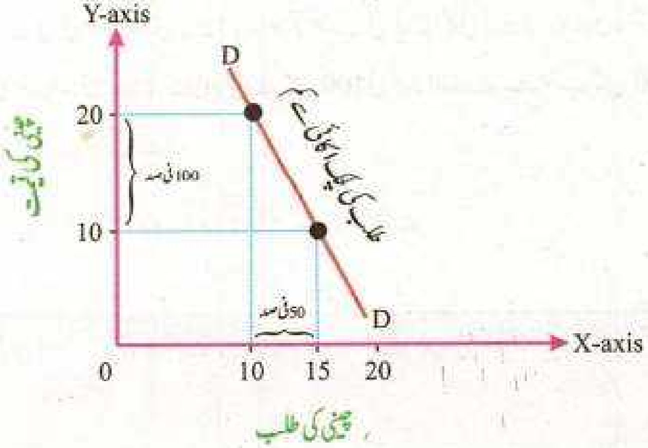

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ طلب میں ہونے والی تبدیلی قیمت میں ہونے والی تبدیلی کے مقابلہ میں کم ہے یعنی قیمت میں 100 فی صد کمی سے طلب میں 50 فی صد اضافہ واقع ہو جاتا ہے اور قیمت میں 100 فی صد اضافہ سے طلب میں 50 فی صد کمی ہو جاتی ہے۔

(ب) کل اخراجات کا طریقہ (Total Expenditure Method)

الفرڈ مارشل کے پیش کردہ اس طریقے کی رو سے قیمت میں تبدیلی کے اثر کو صارف کے کل خرچ میں ہونے والی تبدیلی کے اثر سے دیکھتے ہیں۔ سادہ الفاظ میں اس طریقہ کے مطابق ہر قیمت کو طلب کی دی ہوئی مقدار سے ضرب دے کر اخراجات معلوم کر لیے جاتے ہیں اور پھر قیمتوں کی تبدیلی کا کل اخراجات کی تبدیلی پر اثر دیکھ کر طلب کی لچک کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جس کی وضاحت درج ذیل گوشوارہ سے کی جاسکتی ہے۔

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار طلب (کلوگرام میں	کل اخراجات (روپوں میں)	لچک کی نوعیت
9	2	18	$E_d > 1$ اخراجات بڑھ جاتے ہیں
8	3	24	
7	4	28	
6	5	30	$E_d = 1$ اخراجات یکساں رہتے ہیں
5	6	30	
4	7	28	$E_d < 1$ اخراجات کم ہو جاتے ہیں
3	8	24	
2	9	18	
1	10	10	

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ قیمت اور طلب میں تبدیلیوں کے باعث طلب کی لچک پر اخراجات کے درج ذیل اثرات دیکھنے میں آتے ہیں۔

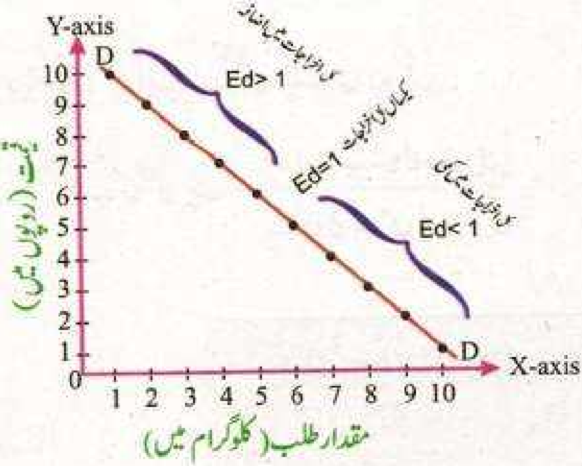

(i) جب شے کی قیمت کم ہونے سے اس شے کی خرید پر کل اخراجات بڑھ جائیں اور قیمت کے بڑھنے پر اخراجات کم ہو جائیں تو طلب کی لچک اکائی سے زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ گوشوارہ اور ڈائیگرام میں 9 روپے سے 6 روپے قیمت تک مقدار طلب میں اضافہ کل اخراجات کو بڑھا دیتا ہے۔

(ii) جب قیمت میں تبدیلی کے باوجود اس شے پر ہونے والے کل اخراجات یکساں رہیں تو ایسی طلب کی لچک اکائی کے برابر ہوتی ہے۔ جیسا کہ گوشوارہ اور ڈائیگرام میں دو مختلف قیمتوں مثلاً 6 روپے اور 5 روپے پر مقدار طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کل اخراجات پہلے جتنے رہتے ہیں۔

(iii) جب قیمت میں کمی سے اس شے کی خرید پر کل اخراجات کم ہو جائیں اور قیمت زیادہ ہونے پر اخراجات بڑھ جائیں تو طلب کی لچک اکائی سے کم ہوتی ہے جیسا کہ گوشوارہ اور ڈائیگرام میں 5 روپے سے 1 روپیہ تک قیمت میں کمی سے مقدار طلب بڑھ رہی ہے لیکن اخراجات مسلسل کم ہو رہے ہیں۔

نقطی لچک (Point Elasticity)

جب کسی شے کی قیمت اور مقدارِ طلب میں معمولی تبدیلیاں واقع ہوں تو خطِ طلب پر پیمائش کیے جانے والے نقاط ایک دوسرے کے اتنے قریب ہوتے ہیں کہ وہ ایک ہی نقطہ نظر آتا ہے۔ اس لیے خطِ طلب کے کسی ایک ہی نقطہ پر طلب کی لچک کی پیمائش کو نقطی لچک کہتے ہیں۔ نقطی لچک کی پیمائش خط طلب کے کسی ایک نقطہ پر معلوم کرنے کیلئے جیومیٹری کے طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔

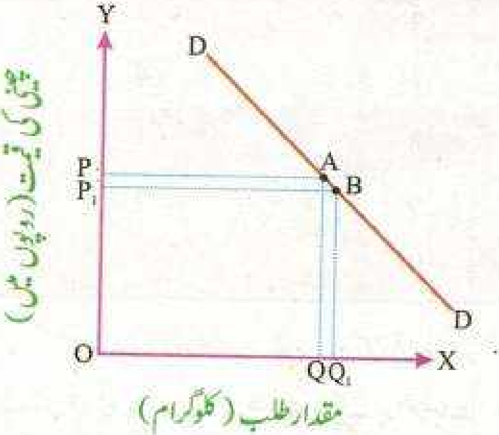

ڈائیگرام میں DD خط طلب ہے۔

اس پر واقع دو نقاط A اور B بالکل قریب واقع ہیں جو اس بات کی نشاندہی کررہے ہیں کہ قیمت میں معمولی تبدیلی یعنی (P_1 سے P) مقدارِ طلب میں بھی معمولی تبدیلی یعنی (Q_1 سے Q) واقع ہوتی ہے۔

ریاضیاتی طریقہ سے نقطی لچک کی پیمائش

$$\text{طلب کی نقطی لچک} = \frac{\text{مقدار طلب میں فیصد تبدیلی}}{\text{شے کی قیمت میں فیصد تبدیلی}} = \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q}$$

گوشوارہ

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار طلب (کلوگرام)
8.4	4.0
8.2	4.1

پس قیمت (P) = 8.4 مقدار طلب (Q) = 4.0

مقدار طلب میں تبدیلی (ΔQ) = 4.1 - 4.0 = 0.1

شے کی قیمت میں تبدیلی (ΔP) = 8.2-8.4 = -0.2

حاصل شدہ قدروں کو فارمولے میں درج کرنے سے

$$\text{نقطی لچک} = \frac{\text{مقدار طلب میں فیصد تبدیلی}}{\text{قیمت میں فیصد تبدیلی}} = \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q} = \frac{0.1}{-0.2} \times \frac{8.4}{4.0} = -1.05$$

پس نقطی لچک 1.05- طلب کے منفی رجحان کو نظرانداز کر کے طلب کی نقطی لچک اکائی سے زیادہ نکلتی ہے۔

قوسی لچک (Arc Elasticity)

جب قیمت اور مقدارِ طلب میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوں تو اس صورت حال میں خط طلب پر دو واضح نقاط کے درمیان لچک کی پیمائش کو طلب کی قوسی لچک کہتے ہیں۔ قیمت اور طلب میں نمایاں اور بڑی بڑی تبدیلیوں کی وجہ سے خط طلب کے جن نقاط پر قوسی لچک کی پیمائش کرنا مقصود ہوتا ہے وہ نقاط ایک دوسرے سے کافی دوری پر واقع ہوتے ہیں۔قوسی لچک کی پیمائش کے لیے درج ذیل ڈائیگرام کو مدنظر رکھا جاسکتا ہے۔

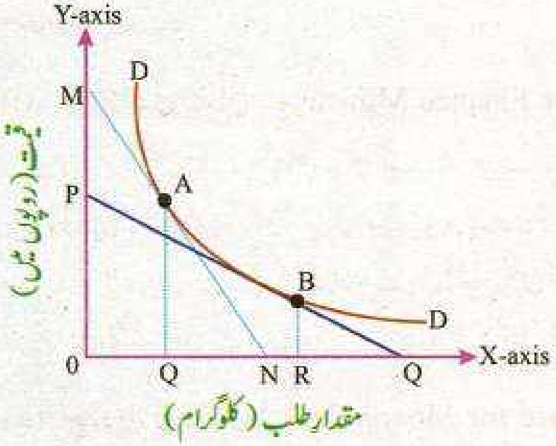

ڈائیگرام میں DD خط طلب ہے۔قوسی خط پر طلب کی لچک کی پیمائش کیلئے نقطہ A پر ایک خط MN کھینچا جو نقطہ A کو مس (Tangent) کرتا ہوا گذرتا ہے۔ پھر اس نقطہ سے ایک عمود X-axis پر گرایا جس سے نقطہ Q حاصل ہوتا ہے لہٰذا نقطہ A پر قوسی لچک QN/OQ ہو گی۔ اسی طرح نقطہ B پر PQ خط کھینچنے سے نقطہ R نقطہ B سے X-axis پر عمود گرانے سے حاصل ہوتا ہے۔ جس پر قوسی لچک RQ/OR ہے۔

قوسی لچک کی ریاضیاتی طریقہ سے وضاحت

طلب کی قوسی لچک = $\dfrac{\text{مقدار طلب میں تبدیلی}}{\text{شے کی قیمت میں تبدیلی}} = \dfrac{Q_0-Q_1}{Q_0+Q_1} \times \dfrac{P_0+P_1}{P_0-P_1}$

قیمت (روپوں میں)	مقدار طلب (کلوگرام)
10	5
5	20

گوشوارہ میں $Q_0=5$ (ابتدائی مقدار طلب)

$P_0 = 10$ (ابتدائی قیمت) $Q_1=20$ (دوسری مقدار طلب)

$P_1 = 5$ (دوسری قیمت)

مقداری قدروں کو قوسی لچک کے فارمولہ میں درج کرنے سے

قوسی لچک = $\dfrac{Q_0-Q_1}{Q_0+Q_1} \times \dfrac{P_0+P_1}{P_0-P_1}$

$$-1.8 = \frac{-15}{25} \times \frac{15}{5} = \frac{5 - 20}{5 + 20} \times \frac{10+5}{10-5}$$

طلب کے منفی رجحان کو نظر انداز کرنے سے طلب کی قومی لچک اکائی سے زیادہ ثابت ہوتی ہے۔

طلب کی لچک کی عملی اہمیت (Practical Importance of Elasticity of Demand)

عملی زندگی میں طلب کی لچک کے تصور کی بڑی اہمیت ہے۔ کیونکہ معاشی پالیسیاں بناتے وقت درج ذیل موقعوں پر اس سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

(i) وزیرِ خزانہ کی رہنمائی (Guidance for Finance Minister)

وزیرِ خزانہ ٹیکس لگاتے وقت طلب کی لچک کے تصور سے رہنمائی حاصل کرتا ہے کیونکہ اشیا پر ٹیکس لگانے سے ان کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے میں اگر ان اشیا کی طلب زیادہ لچکدار ہو تو لوگ ان کی خریداری چھوڑ دیتے ہیں اور ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی کم ہوجاتی ہے۔ جبکہ کم لچکدار طلب والی اشیا پر ٹیکس لگانے کی صورت میں ان اشیا کی خریداری کم نہیں ہوتی اس لیے وزیرِ خزانہ کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ تر ٹیکس کم لچکدار طلب والی اشیا پر لگائے جائیں تاکہ حکومت کی آمدنی میں کمی واقع نہ ہو۔

(ii) اجارہ دار کی رہنمائی (Guidance for Monopolist)

اجارہ دار کو اپنی اشیا کی رسد پر مکمل کنٹرول حاصل ہوتا ہے اس لیے وہ اپنی مرضی سے اشیا کی قیمت کا تعین کرتا ہے۔ اگر کسی شے کی طلب زیادہ لچکدار ہو تو وہ کبھی بھی اپنی اشیا کی قیمت نہیں بڑھاتا کیونکہ اس سے اس کی آمدنی میں کمی واقع ہوسکتی ہے لیکن کم لچکدار اشیا کی صورت میں بلاخوف وخطر قیمت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اجارہ دار کو اندازہ ہوتا ہے کہ صارفین زیادہ قیمت پر بھی کم لچکدار طلب والی اشیا پر اپنے اخراجات کم نہیں کرتے۔

(iii) صنعت کار کی رہنمائی (Guidance for Industrialist)

طلب کی لچک کا تصور ایک صنعت کار کیلیے بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اگر کسی شے کی طلب لچکدار ہو تو وہ اس شے کی قیمت میں معمولی کمی کرکے طلب کو بڑھا لیتا ہے اور اس طرح منافع بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ ایسی اشیا جن کی طلب کم لچکدار ہو تو صنعت کار اپنے منافع کو حاصل کرنے کے لیے اس کی قیمت بڑھا دیتا ہے۔

(iv) مشترک اشیا کی قیمتوں کے تعین میں رہنمائی

(Guidance for Price Determination of Joint Products)

ایسی مشترک اشیا مثلاً گندم اور بھوسہ جو اکٹھی پیدا ہوتی ہیں ان کی الگ الگ قیمت مقرر کرنا مشکل کام ہے۔ اس لیے اس سلسلے میں طلب کی لچک کے تصور سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے کم لچکدار طلب والی شے کی قیمت زیادہ اور زیادہ لچکدار طلب

والی شے کی قیمت کم مقرر کی جاتی ہے۔ جیسے بھوسے کے مقابلے میں گندم کی قیمت زیادہ مقرر ہوتی ہے کیونکہ اس کی طلب کم لچکدار ہے۔

(v) نقل وحمل کے شعبے کی رہنمائی (Guidance for Transport Sector)

نقل وحمل کے کرایوں کا تعین کرتے وقت بھی طلب کی لچک کے اصول سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس لیے ایسی اشیا جن کا وزن یا حجم زیادہ لیکن مالیت کم ہو مثلاً بھوسہ، چارہ وغیرہ ان اشیا کی نقل وحمل کے اخراجات زیادہ ہونے کی صورت میں طلب کم ہوجاتی ہے اس لیے کرائے کم مقرر کیے جاتے ہیں کیونکہ ان اشیا کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔ جبکہ سونا، چاندی، شیشہ کی نقل وحمل پر کرائے زیادہ مقرر کیے جاتے ہیں کیونکہ ان اشیا کی طلب لچکدار ہوتی ہے۔

4.7 طلب کی لچک کی دیگر اقسام (Other Kinds of Elasticity of Demand)

طلب کی لچک کی دیگر اہم اقسام درج ذیل ہیں۔

(i) آمدنی لچک (Income Elasticity)

اگر قیمت کی بجائے صارفین کی آمدنی میں کمی یا بیشی کے باعث طلب کم یا زیادہ ہو تو اسے آمدنی لچک کہتے ہیں۔

لہٰذا آمدنی لچک سے مراد ہے۔

"کسی شے کی طلب میں وہ فی صد تبدیلی جو آمدنی میں فی صد تبدیلی کے باعث وقوع پذیر ہو"۔

آمدنی لچک کی صورت میں خیال رہے کہ اگر آمدنی میں اضافے سے شے کی طلب میں کوئی اضافہ نہ ہو تو آمدنی لچک صفر کہلائے گی۔ لیکن اگر شے کی طلب بڑھ جائے تو آمدنی لچک مثبت ہوگی۔ جبکہ آمدنی میں اضافہ کے باوجود اگر کسی شے کی طلب کم ہوجائے تو آمدنی لچک منفی کہلائے گی۔ یہ صورت صرف کمتر درجے کی اشیا مثلاً اگر صارفین آمدنی بڑھ جانے کے باعث عام چاول کی بجائے اعلیٰ چاول استعمال کرنا شروع کردیں تو یقیناً عام چاول کی طلب گر جائے گی۔ اس طرح آمدنی لچک صفر، مثبت اور منفی رجحان رکھتی ہے۔

آمدنی کی لچک کی پیمائش درج ذیل فارمولے سے کی جاسکتی ہے۔

$$\text{آمدنی لچک} = \frac{\text{طلب میں فیصد تبدیلی}}{\text{آمدنی میں فیصد تبدیلی}} = \frac{\Delta Q}{\Delta Y} \times \frac{Y}{Q}$$

آمدنی لچک کا گوشوارہ

صارف کی آمدنی (روپوں میں)	شے کی طلب (کلوگرام)
1000	50
2000	100

$Q=50$ (ابتدائی مقدار طلب)

$Y=1000$ (ابتدائی آمدنی)

$\Delta Q=(100-50=50)$ (تبدیل شدہ مقدار طلب)

$\Delta Y=(2000-1000=1000)$ (تبدیل شدہ آمدنی)

قدری مقداریں فارمولہ میں درج کرنے سے

$$\text{آمدنی لچک} = \frac{\Delta Q}{\Delta Y} \times \frac{Y}{Q} = \frac{50}{1000} \times \frac{1000}{50} = 1$$

پس آمدنی لچک اکائی کے برابر ہے۔

(ii) متقاطع لچک (Cross Elasticity)

اگر دو اشیا ایک دوسرے کا نعم البدل ہوں تو کسی ایک شے کی قیمت میں کمی یا بیشی سے نعم البدل شے کی اپنی طلب تو متاثر ہوتی ہی ہے وہ دوسری شے کی طلب کو بھی متاثر کر دیتی ہے مثلاً چائے اور کافی۔ اگر کبھی چائے کی قیمت بڑھ جائے تو صارفین چائے کی مانگ کم کر دیتے ہیں اور کافی کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے حالانکہ اس کی قیمت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس قسم کی طلب میں تبدیلی کو متقاطع لچک کا نام دیا جاتا ہے۔ یاد رہے نعم البدل اشیا کے لیے طلب کی متقاطع لچک مثبت اور تکمیلی اشیا کے لیے منفی رجحان رکھتی ہے۔

پس کسی ایک شے کی قیمت میں کمی یا بیشی کے باعث جب کسی دوسری شے کی طلب میں تبدیلی رونما ہو تو اسے متقاطع لچک کا نام دیا جاتا ہے۔ اس لیے اگر B شے کی قیمت میں تبدیلی آجائے تو A شے کی طلب کا اثر پذیر ہونا متقاطع لچک کہلاتا ہے۔ جبکہ A شے کی قیمت جوں کی توں رہتی ہے۔

اس کی پیمائش درج ذیل فارمولے سے کی جاتی ہے۔

$$\text{متقاطع لچک} = \frac{\text{A شے کی طلب میں فیصد تبدیلی}}{\text{B شے کی قیمت میں فیصد تبدیلی}} = \frac{\Delta Q_A}{\Delta P_B} \times \frac{P_B}{Q_A}$$

متقاطع لچک کا گوشوارہ

چائے کی قیمت (روپوں میں) (B شے)	کافی کی طلب (کلوگرام میں) (A شے)
200	20
300	25

گوشوارہ کے مطابق

$$Q_A = 20$$

$$P_B = 200$$

$$\Delta Q_A = 25-20 = 5$$

$$\Delta P_B = 300-200 = 100$$

قدری مقداریں فارمولہ میں درج کرنے سے

$$0.5 = \frac{5}{100} \times \frac{200}{20} = \frac{\Delta Q_A}{\Delta P_B} \times \frac{P_B}{Q_A}$$

پس طلب کی متقاطع لچک اکائی سے کم ثابت ہوتی ہے۔

4.8 طلب کی لچک پر اثر انداز ہونے والے عناصر
(Factors Affecting Elasticity of Demand)

(i) شے کی نوعیت (Nature of Goods)

عام طور پر ضروریات زندگی کی اشیا مثلاً روٹی، کپڑا وغیرہ کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔ کیونکہ ان اشیا کے بغیر زندگی ناممکن ہے اور صارفین ان کو ہر حال میں اور ہر قیمت پر خریدنے کو تیار ہوتے ہیں۔ لیکن اشیائے تعیشات مثلاً کار، ایئر کنڈیشنر، وی سی آر وغیرہ کی طلب زیادہ لچکدار ہوتی ہے کیونکہ ان اشیا کی قیمت میں معمولی سی تبدیلی طلب میں بہت بڑی تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے ان اشیا کی طلب زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔

(ii) نعم البدل اشیا (Substitute Goods)

جن اشیا کے سستے نعم البدل موجود ہوتے ہیں ان کی طلب لچک دار ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت میں اضافے کی صورت میں صارفین ان اشیا کا استعمال چھوڑ کر ان اشیا سے ملتی جلتی سستی اشیا کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ریلوے ٹکٹ مہنگے ہوجائیں تو لوگ بس سے سفر کرنا شروع کر دیں گے۔ لیکن جن اشیا کے نعم البدل موجود نہ ہوں ان کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔

(iii) پائیدار اشیا (Durable Goods)

اگر استعمال کی جانے والی اشیا کی نوعیت پائیدار اور دیرپا ہو تو اس کی طلب ہمیشہ زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔ کیونکہ جب ان اشیا کی قیمت کم ہوتی ہے تو لوگ ان کو زیادہ خریدتے ہیں لیکن اس کے برعکس زیادہ قیمت پر ان اشیا کی طلب کم ہوجاتی ہے۔

(iv) مختلف استعمال میں آنے والی اشیا (Goods Having Different Uses)

جو اشیا مختلف استعمال میں آسکتی ہیں ان کی طلب زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر بجلی روشنی کرنے کیلئے، کپڑے استری کرنے کیلئے، فیکٹری چلانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اگر بجلی کی قیمت بڑھ جائے تو لوگ اس کا استعمال صرف ان مقاصد کے لیے کریں گے جن کے بغیر گزارا ممکن نہیں مثلاً روشنی کرنے کیلئے لیکن فیکٹری چلانے کیلئے اس کا استعمال ملتوی کردیتے ہیں۔ پس ایسی اشیا جن کو متعدد استعمال میں لایا جاسکتا ہے ان کی طلب ہمیشہ زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔

(v) ملتوی کی جانے والی اشیا (Goods which Can be Postponed)

جن اشیا کے استعمال کو ضرورت کے مطابق ملتوی کیا جاسکے ان کی طلب لچکدار ہوتی ہے اور جن کو ملتوی نہ کیا جاسکے ان کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کار کی قیمت بڑھ جائے تو موٹر سائیکل پر گزارا کیا جاسکتا ہے لیکن بھوک کی صورت میں روٹی کی ضرورت کو ملتوی نہیں کیا جاسکتا اس لیے اس کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔

(vi) عادات اور رسم و رواج (Habits and Traditions)

عادات، رسم و رواج اور فیشن سے متعلق تمام اشیا کی طلب عام طور پر کم لچکدار ہوتی ہے۔ کیونکہ ان اشیا کی قیمت میں اضافہ کے باوجود صارفین ان کی طلب کم نہیں کرتے مثلاً سگریٹ، لپ اسٹک وغیرہ لہٰذا ایسی تمام اشیا کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔

(vii) مہنگی اور سستی اشیا (Cheap and Expansive Goods)

بہت مہنگی اور سستی اشیا کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے کیونکہ بہت مہنگی شے مثلاً ائیر کنڈیشنر، کار، ہیرے وغیرہ کی قیمت زیادہ ہونے کے باوجود امیر لوگ ان کی خریداری ترک نہیں کرتے جبکہ بہت سستی اشیا مثلاً روٹی، دودھ، نمک کی قیمت کم ہونے کے باوجود ان کی طلب ایک خاص حد سے زیادہ نہیں بڑھتی۔ لہٰذا اس کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔ اس لیے ان کی قیمت میں کمی یا اضافے کے باوجود ان کی طلب پر زیادہ اثر نہیں پڑتا۔ اس لیے ان کی طلب غیر لچکدار ہوتی ہے۔ جبکہ ایسی شے جس کا کل خرچ میں نمایاں حصہ ہو تو اس کی طلب زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔

(viii) تقسیم دولت (Distribution of Wealth)

اگر دولت کی تقسیم مساوی ہو تو غریب لوگوں کی قوت خرید اشیائے صارفین کے لیے (مثلاً آٹا، نمک، دودھ وغیرہ) بڑھ جاتی

ہے۔ اس لیے اشیائے صارفین کی طلب لچکدار ہوجاتی ہے۔ اگر دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو تو سامان تعیشات (وی۔سی۔ڈی، ایئر کنڈیشنر اور کار وغیرہ) کی طلب کم لچکدار ہوتی ہے۔

4.9 تفاعل طلب اور طلب کی تفاعلی مساوات

(Demand Function and Functional Equation of Demand)

طلب کی تفاعلی مساوات (Functional Equation of Demand)

قانون طلب کی رو سے کسی شے کی طلب میں کمی یا بیشی کا انحصار عموماً قیمت پر ہوتا ہے۔ اس لیے طلب کو قیمت کا تفاعل کہا جاتا ہے۔ بسا اوقات شے کی طلب میں تبدیلی قیمت کی بجائے دیگر عوامل (مثلاً صارف کی آمدنی، صارف کی پسند، فیشن، متبادل شے کی قیمت وغیرہ) کے باعث رونما ہوتی ہے۔ طلب اور رسد کے اس باہمی رشتہ کو ایک مساوات کے ذریعے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

اس مساوات کو طلب کی تفاعلی مساوات کہتے ہیں۔

چنانچہ ایک خاص عرصہ وقت میں شے کی طلب (Q_d) میں تبدیلی درج ذیل عوامل کے باعث رونما ہوسکتی ہے۔

(i) شے کی قیمت (P)
(ii) صارف کی آمدنی (Y)
(iii) صارف کی پسند یا فیشن (F)
(iv) متبادل شے کی قیمت (S)
(v) دیگر عوامل (Z)

لہٰذا مذکورہ بالا امور کی رمزی علامتوں کو استعمال کرتے ہوئے طلب کی تفاعلی مساوات کو حسب ذیل طریقہ سے لکھا جاسکتا ہے۔

$$Q_d = f(P, Y, F, S, Z)$$

مذکورہ بالا تمام امور شے کی طلب میں تبدیلی کا باعث بنتے ہیں اس لیے انہیں طلب کا تفاعل کہتے ہیں۔ اگرچہ درج بالا تمام عوامل صارف کی طلب کو بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن ماہرین معاشیات کے نزدیک طلب کو تبدیل کرنے میں سب سے اہم کردار قیمت کا ہوتا ہے۔ قیمت اور طلب کے تعلق کو مزید موثر کرنے کی خاطر معیشت دان قلیل مدت میں فرض کر لیتے ہیں کہ صارف کی آمدنی، فیشن، نعم البدل اشیا کی قیمتیں وغیرہ تبدیل نہیں ہوتیں بلکہ بدستور رہتی ہیں۔ اس صورت میں مذکورہ تفاعلی مساوات کو سادہ طریقہ سے یوں لکھا جاتا ہے۔

$$Q_d = f(P)$$

سہولت کی خاطر مذکورہ مساوات کو درج ذیل طریقہ سے بھی لکھا جاتا ہے۔

$$Q_d = a + bP$$

مساوات میں a اور b مستقل مقداریں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ قیمت اور طلب میں معکوس (Inverse) رشتہ پایا جاتا ہے۔ اس لیے قیمت اور طلب کے منفی رجحان کو واضح کرنے کے لیے مساوات کو درج ذیل طریقہ سے لکھا جاتا ہے۔

$$Q_d = a\text{-}bP$$

اگر مستقل مقداروں a اور b کو الجبری قدروں (60,10) سے منسوب کر دیا جائے تو طلب کی مساوات درج ذیل شکل اختیار کرلیتی ہے۔

$$Q_d = 60\text{-}10P$$

پس $Q_d = 60\text{-}10P$ تفاعل طلب کی مساوات جس میں قیمت (p) سے پہلے ہمیشہ منفی (-) کا نشان ہوتا ہے جو خط کے منفی جھکاؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔

طلب کی مساوات کا گراف (Graph of Demand Equation)

اگر تفاعل طلب کی مساوات (Qd=60-10P) دی گئی ہو تو اس مساوات کا گراف بنانے کیلئے p کی مختلف قدریں فرض کر کے مطلوبہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ قیمت (p) آزاد متغیر ہے۔ اس لیے p کیلئے درج ذیل قدریں فرض کر کے گراف بنایا جا سکتا ہے۔

فرض کیا P=1,2,3,4,5

اب P کی قدروں کو جملہ مساوات میں درج کرنے سے طلب کا درج ذیل گوشوارہ حاصل ہوتا جاتا ہے۔

جب P=1 ہو تو $Q_d = 60\text{-}10P$

$Q_d = 60\text{-}10(1) = 50$

اسی طرح Q_d کی باقی مقداریں معلوم کی جا سکتی ہیں

P	1	2	3	4	5
Q_d	50	40	30	20	10

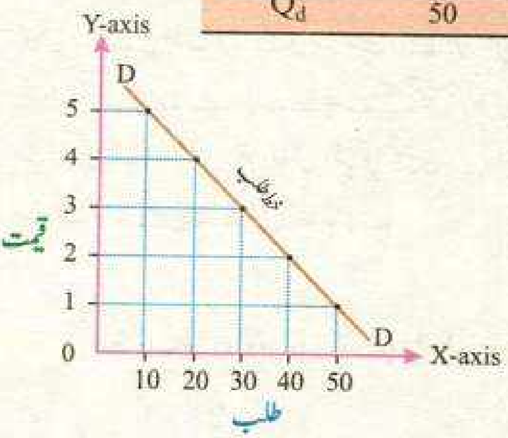

گوشواروں میں درج قدروں کو باہم ملانے سے طلب کی مساوات کا گراف DD حاصل ہو جاتا ہے۔

طلب کے گوشوارے میں دی گئی مقداروں کو مساوات اخذ کرنے والے فارمولے میں رکھ کر طلب کی مساوات اخذ کی جا سکتی ہے۔

طلب کی مساوات کا اخذ کرنا (Derivation of Demand Equation)

P	1	2	3	4	5
Q_d	50	40	30	20	10

طلب کی مساوات اخذ کرنے کا فارمولا

$$Q - Q_1 = \frac{Q_2 - Q_1}{P_2 - P_1} (P - P_1)$$

فرض کریں کہ گوشوارہ میں دی ہوئی پہلی دو مقداروں کو P_1 اور P_2 اور Q_1 اور Q_2 تصور کیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کی قدروں کو فارمولے میں درج کرنے سے طلب کی مساوات حاصل ہو جاتی ہے۔

$$P_1 = 1, P_2 = 2$$

اگر $Q_1 = 50, Q_2 = 40$ ہو تو

$$Q - 50 = \frac{40-50}{2-1} (P-1)$$

یا

$$Q - 50 = \frac{-10}{1} (P-1)$$

یا

$$Q - 50 = -10 (P-1)$$

یا

$$Q - 50 = -10P + 10$$

لہٰذا طلب کی مساوات یہ ہوگی $Q_d = 60 - 10P$

یاد رکھیں گوشوارہ میں درج P اور Q_d کی فرض کی گئی مقداریں حاصل شدہ طلب کی مساوات میں رکھ کر اس مساوات کے درست ہونے کی پڑتال کی جا سکتی ہے۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1: ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- ایسی انسانی خواہش یا آرزو جس کو حاصل کرنے کیلئے قوت خرید کا موجود ہونا لازمی ہوتا ہے کہلاتی ہے۔

(الف) رسد (ب) طلب (ج) صرف (د) قیمت

2- کسی شے کی قیمت اور مقدار طلب کے درمیان تفاعلی رشتہ پایا جاتا ہے۔

(الف) معکوس (ب) تکثیری (ج) براہ راست (د) مثبت

3- خط طلب کے منتقل ہونے کی وجہ ہوتی ہے۔

(الف) قیمت (ب) دیگر عوامل (ج) خواہش (د) مستثنیات

4- پائیدار اشیا (مثلاً فرنیچر۔ فریج۔ ٹی وی وغیرہ) کی طلب کی لچک ہوتی ہے۔

(الف) اکائی سے کم (ب) اکائی کے برابر (ج) اکائی سے زیادہ (د) صفر کے برابر

5- اگر شے کی قیمت میں کمی یا بیشی سے صارف کے کل اخراجات میں کوئی فرق نہ آئے تو طلب کی لچک ہوتی ہے۔

(الف) صفر سے زیادہ (ب) اکائی سے کم (ج) اکائی سے زیادہ (د) اکائی کے برابر

6- جب کسی شے کی قیمت اور طلب میں نمایاں تبدیلی واقع ہو تو اسے کہتے ہیں۔

(الف) متقاطع لچک (ب) آمدنی لچک (ج) نقطی لچک (د) قوسی لچک

7- جن اشیا کے سستے نعم البدل موجود ہوتے ہیں ان کی طلب کی لچک ہوتی ہے۔

(الف) زیادہ لچکدار (ب) مکمل لچکدار (ج) کم لچکدار (د) صفر لچکدار

8- کسی شے کی قیمت میں تبدیلی کے باعث شے کی طلب میں پیدا ہونے والے ردعمل کو کہتے ہیں۔

(الف) رسد کی لچک (ب) طلب کی لچک (ج) متقاطع لچک (د) قوسی لچک

9- درج ذیل اشیا کے جوڑوں میں سے کونسی اشیا کا جوڑا تکمیلی طلب کا حامل ہے۔

(الف) پیٹرول اور کار (ب) گوشت اور سبزی (ج) چائے اور کافی (د) دوات اور کتاب

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجئے۔

1- خط طلب کا رجحان .... نوعیت کا ہوتا ہے۔

2- اگر قیمت میں معمولی تبدیلی سے طلب میں نمایاں تبدیلی واقع ہو تو طلب کی لچک .... ہوتی ہے۔

3- اگر قیمت میں تبدیلی مقدار طلب پر کوئی اثر نہ ڈالے تو طلب .... کہلائے گی۔

4- .... اشیا کی طلب کی لچک کم لچکدار ہوتی ہے۔

5- کسی شے کی طلب ہمیشہ ایک خاص .... کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔

6- خط طلب کے کسی مخصوص نقطہ پر طلب کی لچک کی پیمائش کو .... کہتے ہیں۔

7- .... کی پیمائش اکائی کے پیمانہ پر کی جاتی ہے۔

8- عام اشیا کی صورت میں آمدنی اور طلب کے درمیان .... رشتہ پایا جاتا ہے۔

9- کسی ایک شے کی قیمت میں تبدیلی سے کسی دوسری شے کی طلب میں تبدیلی کو .... لچک کہتے ہیں۔

سوال نمبر 3: کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
قوت خرید لازمی شرط	طلب نہیں ہوتی	
خط طلب کا جھکاؤ	دیگر عوامل کے باعث	
چائے اور کافی	قلم اور دوات	
گل سڑ جانے والی اشیا کی طلب	شے کی مصنوعی قلت	
طلب کا بڑھنا اور گھٹنا	$\Delta Q/\Delta P \times P/Q$	
تکمیلی طلب	طلب کے لیے	
ذخیرہ اندوزی	منفی ہوتا ہے	
پائیدار اشیا کی طلب	نعم البدل	
طلب کی لچک	اکائی سے کم	
خواہش	مثبت ہوتا ہے	
	اکائی سے زیادہ	

سوال نمبر 4: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

1- طلب اور خواہش میں فرق واضح کیجیے۔

2- خطِ طلب کے جھکاؤ کے منفی ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

3- طلب کے پھیلاؤ اور سکڑاؤ سے کیا مراد ہے؟

4- طلب کی لچک سے کیا مراد ہے؟

5- کم لچکدار اور زیادہ لچکدار طلب میں کیا فرق ہے؟

6- طلب کی لچک کے فی صد طریقہ سے کیا مراد ہے؟

7- نقطی اور قوسی لچک میں کیا فرق ہے؟

8- متقاطع لچک سے کیا مراد ہے؟

9- طلب کی لچک اکائی کے برابر، اکائی سے کم اور اکائی سے زیادہ سے کیا مراد ہے؟

10- طلب کی لچک کو متاثر کرنے والے کوئی تین عوامل کے نام لکھیے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کیجیے۔

1- قانونِ طلب کی وضاحت بذریعہ گوشوارہ اور ڈائیگرام کیجیے۔ نیز اس کے مفروضات اور مستثنیات بھی بیان کیجیے۔

2- طلب کے پھیلاؤ اور سکڑاؤ سے کیا مراد ہے؟

3- طلب کے خط کے منتقل ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

4- طلب کی لچک سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کی پیمائش وضاحت سے بیان کریں۔

5- درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) قیمت لچک (ب) آمدنی لچک (ج) متقاطع لچک (د) طلب کی اقسام

6- طلب کی لچک کو متاثر کرنے والے عوامل کی وضاحت کریں۔

7- طلب کی لچک کی عملی اہمیت بیان کریں۔

8- طلب کی مساوات ایک فرضی گوشوارہ کی مدد سے اخذ کریں۔

9- درج ذیل تفاعلِ طلب سے طلب کا ڈائیگرام بنائیں۔

$$Q_d = 60\text{-}10P$$

10- تفاعلِ طلب سے کیا مراد ہے؟ طلب کی تفاعلی مساوات اخذ کریں۔